

Candidate Name: \_\_\_\_\_

Candidate Number: \_\_\_\_\_

Centre Name: \_\_\_\_\_

Centre Number: \_\_\_\_\_

**SAMPLE PAPER****URDU****Paper 1 Reading and Writing****2 hours**

You must answer on the question paper.

No additional materials are needed.

**INSTRUCTIONS**

- Answer **all** questions.
- Use a black or dark blue pen.
- Write your name, Centre number and candidate number in the boxes at the top of the page.
- Write your answer to each question in the space provided.
- Do **not** use an erasable pen or correction pen.
- Do **not** write on any bar codes.
- Dictionaries are **not** allowed.

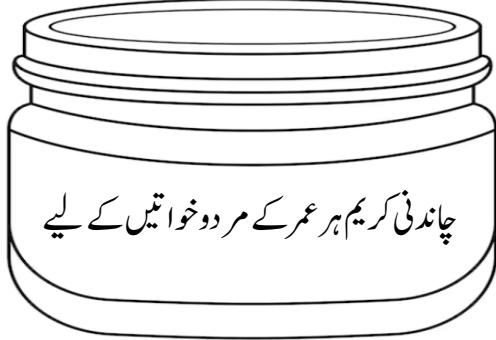
**INFORMATION**

- The total mark for this paper is 50.
- The number of marks for each question or part question is shown in brackets [ ]

مشق نمبر: 1 مندرجہ ذیل اشتہار کو غور سے پڑھیں اور دوسرے صفحے پر دیئے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

تمام عمر کی عورتوں اور مردوں کے لیے ایک خوش خبری۔ چاند کمپنی نے آپ کے چہرے سے متعلقہ پریشانیوں کا حل تلاش کر لیا۔

قدرتی چیزوں سے بنائی گئی چاندنی کریم!



• ہلدی

• لیموں کا رس

• نارنگی کا چھلکا

• شہد

• گلاب کے پھول کا رس

عمدہ اور اچھی کریم کئی خوبیوں کے ساتھ نہایت سستی قیمت پر خریدیں۔ استعمال کریں اور اس کا کمال دیکھیں!

• داغ اور دھبے دور کرے

• کیل مہاسوں سے نجات دلائے

• عمر کے ساتھ پڑنے والی جھریوں سے بچائے

• جلد کو گرمی اور سردی سے محفوظ رکھے۔

شادابی چہرے کو رکھے قائم

جلد کو بنائے نرم اور ملائم

500 ملی گرام بوتل کی قیمت صرف 800 روپے۔ جشن بہاراں کے موقع پر خاص پیشکش اور رعایت ایک بوتل خریدنے پر

دوسری بالکل مفت۔ فی الحال یہ کریم شہر کے کسی بھی جنرل سٹور سے نہیں مل سکتی۔ آپ صرف ہماری کمپنی کی ویب سائٹ سے

ہی خرید سکتے ہیں۔ ہمارے ویب ایڈریس سے آج ہی خریدیں اور "چاندنی" کو آزمائیں۔

اشتہار کو پڑھ کر درج ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

/1

1۔ چاندنی کریم کن لوگوں کے لئے ہے؟

/1

2۔ کریم میں استعمال ہونے والے کسی ایک رس کا نام بتائیں۔

/1

3۔ چاندنی کریم کا استعمال آپ کو کیسے جو ان رکھ سکتا ہے؟

/1

4۔ ایک شیشی کی اصل قیمت کیا ہے؟

/1

5۔ رعایت کی خاص وجہ کیا ہے؟

/1

6۔ کریم خریدنے کا کیا طریقہ ہے؟

سوال نمبر 2: مہدی حسن کے بارے میں درج ذیل عبارت پڑھ کر دوسرے صفحہ پر دیا گیا فارم پر کریں۔

### مہدی حسن شہنشاہ غزل

مہدی حسن 18 جولائی 1927ء کو بھارت کے علاقے پونا میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے موسیقاروں کے گھرانے کلاونت میں آنکھ کھولی۔ خوش قسمتی سے موسیقی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد عظیم خان اور چاچا اسماعیل خان سے حاصل کی۔ انہوں نے کم عمری سے ہی اس میدان میں اپنے فنی جوہر دکھانے شروع کر دیے۔ 1938ء میں سیٹج پر پہلی بار اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ بیس برس کی عمر میں ہجرت کر کے پاکستان آنا پڑا۔ مشکل حالات سے مقابلہ کرنے کے لیے اور ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لیے پہلی ملازمت سائیکلوں کی دکان پر کی اور بعد میں مکینک بن گئے۔ نئی زندگی کا نیا دور اپنے ساتھ پریشانیاں اور مسائل بھی لایا۔ مہدی حسن مشکلات کے باوجود ہمت اور لگن سے کام کرتے رہے اور ساتھ ساتھ اپنے موسیقی کے شوق کو پورا کرنے کے لیے ریاض بھی جاری رکھا۔

جب زندگی میں ٹھہراؤ آگیا تو مہدی حسن کو اپنا گھر بسانے کا خیال آیا۔ انہوں نے اپنی کزن شکیلہ بیگم سے شادی کر لی اور بعد میں ایک اور شادی بھی کی۔ وہ اولاد کی نعمت سے مالا مال ہوئے۔ اُن کے 14 بچوں میں سے 6 بیٹے آج بھی اپنے والد کے فنی ورثے کو کسی نہ کسی طور آگے بڑھانے کی کوشش میں ہیں۔ ان کے بے شمار پرستاروں اور شاگردوں میں بہت سے مشہور لوگ بھی شامل ہیں۔

ان کے فنی پیشے کا آغاز 1957ء میں ہوا جب سلیم گیلانی نے انہیں ریڈیو سے متعارف کروایا۔ یہاں سے ان کی قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا۔ ان کی آواز کو بے حد پسند کیا گیا اور شہرت ملنا شروع ہوئی حتیٰ کہ ملک کے کونے کونے میں سے یہ آواز گونج اُٹھی۔ موسیقار محمد حسین نے فلم ”شکار میں گلوکار کی حیثیت سے متعارف کروایا۔ یوں وہ پہلے پہلے بیک سنگر بن گئے۔ فلمی دنیا پر تقریباً 25 برس تک اُن کا راج رہا۔ مہدی حسن چونکہ سادہ اور حلیم طبیعت کے مالک تھے، اس لیے شہرت اور مقبولیت کے باوجود اُن میں غرور اور تکبر نام کو نہیں تھا۔

مہدی حسن نے بے شمار گیت اور قومی نغمے گائے، جن کی تعداد تقریباً 20 ہزار ہے۔ دنیا میں جہاں بھی اُردو زبان بولنے والے موجود ہیں، اُن کی آواز وہاں تک پہنچی ہے۔ اقبال کی شاعری کی طرح ان کی گلوکاری نے یعنی قومی نغموں نے لوگوں میں جوش و جذبہ پیدا کیا۔ مہدی حسن نے اُردو زبان کے علاوہ پنجابی، بنگالی اور پشتو میں بھی کچھ گانے گائے ہیں۔ انہیں بہت سے ایوارڈز سے بھی نوازا گیا۔ بھارتی حکومت کی طرف سے شہنشاہ غزل اور پاکستانی سرکار سے تمغہ امتیاز اور ہلال امتیاز ملے۔ وہ زندگی کے آخری

سالوں میں کئی برس تک پھیپھڑوں کے مرض میں مبتلا رہے۔ فالج کے حملے نے صحت پر مزید بُرا اثر ڈالا۔ لہذا 13 جون 2012ء تک آغا خان ہسپتال کراچی میں زیر علاج رہے اور وہیں وفات پائی۔  
مہدی حسن کے بارے میں دی گئی معلومات پڑھ کر فارم پر کریں۔

1۔ گھرانے کا نام: / 1

---

2۔ ہجرت کے وقت عمر: / 1

---

3۔ بچوں کی تعداد: / 1

---

4۔ فلمی دنیا میں لانے والے شخص کا نام: / 1

---

5۔ جس زبان میں سب سے زیادہ گانے گائے: / 1

---

6۔ ہندوستانی سرکار سے ملنے والے ایوارڈ کا نام: / 1

---

سوال نمبر 3: پانی جیسے مادے یا کھیل کے بارے میں تفصیلات پڑھیں اور دوسرے صفحے پر دیئے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

### پانی نماجیل

پانی جیسے مادے یعنی جیل (Gel) کی ایجاد

پانی کے بغیر انسان کی زندگی کا تصور بھی ناممکن ہے۔ زندگی کے زیادہ تر کاموں کے لیے پانی بہت ضروری ہے۔ مثلاً کھانا پینا، نہانا دھونا وغیرہ پانی کے بغیر نہیں ہوتا مگر کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو نہانے کی نعمت سے محروم ہیں اور اس کی کئی وجوہات ہیں۔ کچھ لوگ اتنے کاہل اور سست ہوتے ہیں کہ وہ نہانے کو مصیبت سمجھتے ہیں اور کئی کئی دن تک غسل نہیں کرتے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ کچھ لوگوں کو نفسیاتی مسئلہ ہوتا ہے سو وہ اس عمل سے گھبراتے ہیں، اور وہ اس معاملے میں بے اختیار ہیں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ کئی علاقوں میں پانی کی کمی ہونے سے لوگ اکثر نہا نہیں سکتے۔

انسان کو قدرت نے عقل دی ہے جسے استعمال کر کے وہ اپنی مشکلات کو دور کر لیتا ہے چاہے اس کے لیے اسے کتنی ہی محنت کرنا پڑے۔ ایسا ہی کارنامہ ایک نوجوان طالب علم نے سرانجام دیا ہے جس کا تعلق جنوبی افریقہ سے ہے۔ اُس نے پانی سے ملتی جلتی جیل بنائی ہے جو دیکھنے میں بالکل پانی جیسی لگتی ہے۔ اس ایجاد کی بنیاد ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ اس طالب علم کا ایک نہایت ہی قریبی دوست تھا۔ وہ اکثر اس خواہش کا اظہار کیا کرتا تھا کہ کوئی ایسی چیز بنائی جائے کہ اسے نہانے کے لیے صابن اور پانی کا استعمال نہ کرنا پڑے۔ طالب علم نے اپنے پیارے دوست کی خواہش پر غور کیا اور اس کے اندر ایک جوش اور جذبہ پیدا ہوا۔ اُس نے معلومات حاصل کیں اور محنت سے کام شروع کر دیا۔ اس ذہین شخص کی مستقل مزاجی نے ایک کارنامہ سرانجام دیا۔ آخر کار اُس نے ایک ایسا مادہ تیار کر لیا جو پانی اور صابن کا کام دے سکے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ یہ جسم کو پانی کی طرح نرم کرتا ہے۔ پانی کی طرح صاف و شفاف ہے اور بے رنگ و بو بھی ہے۔ اس کا نام اس نے خشک غسل رکھا ہے۔

اس ذہین طالب علم کی خوش قسمتی کا یہ حال ہے کہ اس کی تجارت بڑی بڑی ہوائی کمپنیوں کے ساتھ ہے جو اس جیل کو لمبے سفر کے دوران اپنے مسافروں کے لیے خریدتی ہیں۔ اس جیل کو مختلف حکومتیں اپنے فوجیوں کے لیے خریدتی ہیں تاکہ جنگ کے دوران پانی نہ ملنے کی صورت میں اس کا استعمال کیا جاسکے۔ ایسے ممالک جہاں پر پانی کی کمی ہے وہ بھی اس صاف اور رنگ و بو سے خالی مادے کے خریدار ہیں۔ اس طالب علم کا شمار دنیا کے امیر ترین لوگوں میں ہونے لگا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ میں اسے عالمی

شہرت حاصل ہو گئی ہے۔ اُسے اس ایجاد پر بہترین طالب علم ہونے کا ایوارڈ بھی ملا ہے کیونکہ اس نے انسانی مشکلات کا ایک آسان حل پیش کیا ہے۔ جسکی وجہ سے نہ صرف اس کی شہرت بلکہ دولت میں بھی مزید اضافہ ہو گا۔

آپ اخبار کے لئے خشک مادے یعنی جیل پر مضمون لکھ رہی / رہے ہیں۔ آپ مضمون کا خاکہ نوٹس (نکات) کی شکل میں تیار کریں۔

اپنے نوٹس مندرجہ ذیل سرخیوں کے نیچے لکھیں۔

1- غسل نہ کرنے کی دو وجوہات: /2

---

2- جیل کی دو خصوصیات: /2

---

3- بڑے گاہکوں کے خریدنے کی دو وجوہات: /2

---

4- طالب علم کے لئے مستقبل کا فائدہ: /2

---



---

مشق نمبر: 4 یادداشت کمزور ہو جانے کے بارے میں درج ذیل معلومات پڑھ کر دوسرے صفحے پر دیئے گئے سوال کا جواب لکھیں

### (Dementia) ڈیمینشیا / یادداشت کا کھوجانا

ڈیمینشیا ایک ایسی حالت کا نام ہے جس میں یادداشت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ انسان کا ذہن اُلجھ جاتا ہے اس کی عام قسم الزائمر ہے۔ اس بیماری کی اہم وجہ کسی شخص میں وٹامن بی 12 کی کمی ہے۔ عام طور پر یہ مرض 65 برس سے زیادہ عمر کے لوگوں پر اثر کرتا ہے مگر اس کا حملہ اس سے کم عمر لوگوں پر بھی ہو سکتا ہے۔ کم عمری میں اگر یہ مرض ہو تو کسی حد تک اس پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ جب کہ بڑھاپے یا ادھیڑ عمر میں اس کا علاج ممکن نہیں۔ ڈیمینشیا کی وجہ سے مریض کے رویے میں آنے والی تبدیلیوں سے مریض اور رشتے داروں کی زندگی میں بہت سی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔

یہ بیماری دماغ پر آہستہ آہستہ اثر انداز ہوتی ہے۔ خود مریض اور اس کے رشتے دار بھی اکثر اس سے لاعلم ہوتے ہیں۔ انہیں اس بات کا اندازہ ہی نہیں ہوتا کہ ان کے عزیز کی یادداشت کھو رہی ہے۔ اس کی کئی نشانیاں ہیں، مثلاً اہم تاریخوں کا بھول جانا، ہفتے کے دنوں کے نام یاد نہ رہنا، لوگوں کے نام اور جگہ کے نام یاد نہ رہنا اور کسی کام کے کرنے میں دیر لگانا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسی علامات نظر آتے ہی فوراً ڈاکٹر سے رابطہ کرنا چاہیے۔ ان باتوں کو ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ اس مرض کا علم جتنی دیر سے ہو اس کا علاج اور روک تھام کرنے میں اتنی ہی مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس مرض کے کئی مراحل ہیں۔ آخری مرحلے میں تو صورت حال اتنی سنجیدہ ہو جاتی ہے کہ مریض کو اپنے بارے میں بھی کچھ علم نہیں رہتا حتیٰ کہ اپنے نام، رشتے داروں اور اپنی ضروریات تک سے ناواقف ہو جاتا ہے۔

اس مرض کے بارے میں لوگ زیادہ تر علم نہیں رکھتے۔ یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ لوگ مختلف معاشروں میں اس کے بارے میں الگ سوچ اور سمجھ رکھتے ہیں۔ اس بیماری سے نپٹنے کے طریقے بھی مختلف ہیں۔ کچھ ممالک میں تو ایسے لوگوں کا بہتر علاج بھی نہیں کیا جاتا اور انہیں پاگل سمجھ کر ان کے ساتھ منفی سلوک کیا جاتا ہے۔ ان معاشروں میں نفسیاتی ڈاکٹر کے پاس جانے کو ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ اکثر لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ مریض کو کوئی بیماری نہیں اور وہ جان بوجھ کر ایسی حرکات کرتا ہے یا پھر اس پر کسی جن یا بھوت کا اثر ہے۔ اس طرح سے مریض کا صحیح طرح سے علاج نہیں ہو سکتا۔ اس کے برعکس ترقی یافتہ ممالک میں ایسے لوگوں کے لیے نرسنگ ہوم یعنی ایسے گھر موجود ہیں جہاں ان کی دیکھ بھال اچھی طرح سے کی جاتی ہے۔ اگر



خلاصے کے مواد کے 6 مارکس اور صحیح زبان کے استعمال کے 4 مارکس دیئے جائیں گے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل ایک یادگار سفر کی رپورٹ کو پڑھیں اور دوسرے صفحے پر دیئے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

### ایک یادگار سفر۔ رپورٹ

سفر کرنا ایک پرانی روایت ہے۔ انسان کبھی اپنے عزیزوں سے ملنے، شوق کے طور پر دوسری جگہ کی سیر کرنے اور روزی یا ملازمت کی خاطر سفر کرتا ہے۔ خاص طور پر انسانی ترقی و کامیابی کے لیے سفر کا تجربہ کرنا بہت ضروری ہے۔ تعلیمی سال کے آخر میں ہم نے بذریعہ ریل گاڑی لندن جانے کا فیصلہ کیا، کیونکہ زیادہ تر طلبہ نے پہلے ریل گاڑی کا سفر نہیں کیا تھا۔ ہم کل بارہ لوگ تھے جن میں دس طلبہ اور دو استاد تھے۔ ہم نے سفر سے پہلے ہی ٹکٹ لے رکھے تھے تاکہ ہمیں بیٹھنے کے لیے آرام سے جگہ مل سکے۔ بھیڑ ہونے کے باوجود ہمیں جگہ مل گئی۔ ریل گاڑی میں اچھی سہولتیں مثلاً کھانے پینے کی چیزیں، انٹرنیٹ کی سہولت اور موبائل فون چارج کرنے کے لیے سوئچ بھی لگے ہوئے تھے۔ یہ دو گھنٹے کا سفر ایک دوسرے سے باتیں کرتے اور حسین مناظر کو دیکھتے بہت جلد گزر گیا۔

لندن پہنچتے ہی ہم نے لندن میں چلنے والی زمین دوز ریل گاڑی کے ذریعے سفر کرنے کا فیصلہ کیا ہم پلیٹ فارم پر پہنچے ہی تھے کہ ریل گاڑی بھی پہنچ گئی۔ زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ جیسے ہی گاڑی رکی لوگوں نے قطار بندی کو بھلا دیا اور تیزی سے گاڑی میں سوار ہو گاڑی میں سوار ہو گئے۔ ہم نے بھی سارا دن اسی طرح بھاگ دوڑ سے کام لیا۔ ہم نے وہاں کے سائنسی عجائب گھر، پارلیمنٹ ہاؤس اور ہائیڈ پارک جیسی مشہور جگہوں کی سیر کی۔ ان خوبصورت جگہوں سے ہم نے بہت سی معلومات حاصل کیں۔ ہمیں یہ تمام جگہیں دیکھنے کے لیے بہت بھاگ دوڑ کرنا پڑی۔ کیونکہ زمین دوز ریل گاڑی لینے کے لیے لمبی لمبی راہداریوں سے گزرنا پڑا۔ جہاں بجلی سے چلنے والی سیڑھیاں کام نہیں کر رہی تھیں وہاں بے شمار سیڑھیاں اترنے اور چڑھنے سے ہم بالکل نہیں گھبرائے۔

تمام دن کی سیر و تفریح کے بعد شام کو واپس اپنے شہر کے لیے ریل گاڑی میں آکر بیٹھے تو طلبہ کا واپس جانے کو ابھی دل نہیں چاہ رہا تھا۔ اُن کا کہنا تھا کہ یہ ان کی زندگی کا یادگار سفر ہے اور شاید وہ کتابوں سے اتنا کچھ نہ سیکھ سکتے جتنا انہوں نے ایک دن کے تجربے سے سیکھا۔ انہیں یہ ذریعہ سفر محفوظ، سستا اور آرام دہ بھی لگا۔ سب سے اچھی بات جو میں نے دیکھی کہ پورے سفر کے دوران طلبہ نے ایک دوسرے کا بہت خیال رکھا اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کا رویہ بھی بہت اچھا رہا۔ انہوں نے ہمارے ساتھ بھی تعاون کیا۔ ایک استاد ہونے کے ناطے میرے دل کو یہ بات بہت اچھی لگی۔

پچھلے صفحے پر دی گئی رپورٹ کو پڑھ کر مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

1- انسان کے لئے سفر کا تجربہ کیوں اتنا اہم ہے؟ /1

---

2- طلبہ نے ریل گاڑی کے ذریعے سفر کیوں کیا؟ /1

---

3- ریل گاڑی میں پائی جانے والی کسی دو سہولیات کا ذکر کریں۔ /2

---

4- طلبہ نے لندن میں بائیڈ پارک کے علاوہ کون سی دو جگہیں دیکھیں؟ /2

---

5- طلبہ نے زمین دوز ریل گاڑی کے پلیٹ فارم پر کیا حیران کرنے والی بات دیکھی؟ /1

---

6- طلبہ کو زمین دوز سفر کے لئے کیا کرنا پڑا۔ دو اہم باتیں بتائیں۔ /2

---

7- سفر کے دوران طلبہ کا آپس میں رویہ کیسا تھا؟ /1

---

"اسکول یا کالج کی لائبریری"

مضمون کے مواد کے 10 مار کس اور صحیح زبان کے استعمال کے 10 مار کس

[illegible]



---

---

---

---

---

---

---